

گھر کا رقبہ زیادہ سے زیادہ سو گز اور دشت کے طول و عرض کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔
اس لیے دشت میں میری زندگی ایسی خوش اسلوبی سے گزر رہی ہے اور میں اتنا خوش
ہوں کہ گھر مجھے یاد ہی نہیں۔

۴۔ لغات۔ اہل سنیش : اہل بصیرت، اہل عقل و دانش، دیدہ ور۔

حوادث : حادثہ کی جمع۔

نظم : تھیٹر

سیلی : طمانچہ۔ لپڑ۔

شرح : حادثوں کے جو طوفان اٹھتے ہیں، وہ اہل نظر و بصیرت کے لیے
ایک درس گاہ ہیں، جہاں انھیں زندگی کے ضروری سبق ملتے ہیں، یعنی ان سے کوئی
غلطی ہوتی ہے تو تپا چل جاتا ہے کسی معاملے میں ٹھیک ٹھیک تدبیر نہ کر سکے ہوں،
اس لیے نقصان اٹھایا ہو تو حقیقت ان پر واضح ہو جاتی ہے۔ گویا تمام آفتیں اور
حادثے ان کے لیے رہبری اور رہنمائی کا سامان ہیں اور ہر حادثے کی لہر سے ان پر
جو ضرب لگتی ہے، وہ دراصل استاد کا لپڑ ہوتا ہے، جو شاگرد کو غلطی پر متنبہ کرتا ہے
اور اس میں سراسر شفقت کا پہلو ہوتا ہے۔

مرزا نے طوفانِ حوادث کو مکتب قرار دینے میں حقیقت اس طرح واضح کر دی
کہ اس سے زیادہ توضیح ممکن نہ تھی، مثلاً :

۱۔ جس طرح حصولِ علم کے لیے مکتب میں جانا ضروری ہے، اسی طرح زندگی
کے مراحل میں طوفانِ حوادث سے گزرے بغیر چارہ نہیں۔

۲۔ جس طرح مکتب کا ماحول شاگرد کے لیے شفقت و تربیت اور علم و بصیرت کا
ماحول ہوتا ہے، اسی طرح حوادث کو بھی خوف یا کراہت سے نہ دیکھنا چاہیے۔ قدرت
کی طرف سے ان کا انتظام اس لیے ہوتا ہے کہ انسانوں نے جو باتیں سیکھی نہیں یا سیکھیں
اور بھول گئے یا انھوں نے فہم و بصیرت سے ٹھیک ٹھیک کام نہ لیا، حوادث کے ذریعے
سے ان کی یہ کمی پوری کر دی جائے۔ گویا زندگی کے مراحل میں حوادث کی حیثیت وہی ہے